REGD. NO. L. 5259

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ
عَسٰى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۷/۱۲ ۸ صلح ۱۳۳۷ ہش ۸ جنوری ۱۹۵۸ء نمبر ۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تفسیر صغیر کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ کے ایام میں بھی حضور کو بہت زیادہ محنت کرنی پڑی ہے۔ اس لئے احباب توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں:

درخواست دعا

لاہور (بذریعہ ڈاک) مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب بعارضہ قلب ایک ماہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہنے کے بعد گھر واپس آچکے ہیں۔ لیکن ڈاکٹروں نے مزید ایک ماہ تک مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ چنانچہ آپ تاحال لاہور میں ہی مقیم ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

صدر سوکارنو انڈونیشیا سے روانہ ہو گئے

جاکرتہ ۷ جنوری۔ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو آج بذریعہ طیارہ بھارت روانہ ہو گئے۔ آپ چھ ہفتے تک ملک سے باہر رہیں گے۔ اور اس دوران میں پاکستان سمیت افریقہ اور ایشیا کے چھ ملکوں کا غیر سرکاری دورہ کریں گے۔ صدر سوکارنو یہ دورہ ڈاکٹروں کے مشورہ پر "صحت اور آرام کی خاطر کر رہے ہیں۔ روانگی سے قبل قوم کے نام ایک پیغام میں صدر سوکارنو نے اپیل کی۔ کہ ملک ب‍‍۲۲ ‍‍حصے اتحاد اور سالمیت کی حفاظت کی جائے۔ اور اس روح کو برقرار رکھا جائے جو انڈونیشیا کی تحریک آزادی میں رواں دواں تھی:

امریکہ اگلے سال دفاع پر چالیس ارب ڈالر خرچ کریگا

زمانۂ امن کا سب سے بڑا دفاعی خرچ۔ میزائیلز کی تیاری کا پروگرام

نیویارک ۷ جنوری۔ امریکہ کے اگلے بجٹ کے بارہ میں جو معلومات فراہم ہو چکی ہیں۔ ان کی بناء پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اب تک امن کے زمانہ میں اتنی کثیر رقم کا بجٹ کبھی پیش نہیں کیا گیا تھا۔ اس بجٹ میں صرف دفاعی انتظامات کے لئے ۴۰ ارب ڈالر کی رقم رکھی گئی ہے۔ جو گزشتہ بجٹ سے ۱۵ لاکھ ڈالر زیادہ ہے۔ اس اضافہ کا بڑا سبب یہ ہے کہ اب میزائلز پر زیادہ رقوم صرف کی جائیں گی — دوسری جنگ عظیم کے بعد سے صرف ایک دفعہ دفاع پر اس سے زیادہ رقم رکھی گئی تھی۔ اور یہ صورت ۱۹۵۳ء کے مالی سال میں ہوئی تھی۔ جب بجٹ کو کوریا کی جنگ کا بار بھی سنبھالنا پڑا تھا۔ اس وقت دفاع پر ۴۷ ارب ۲۷ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے تھے۔ امریکہ کا اگلا مالی سال یکم جولائی کو شروع ہوتا ہے۔

موجودہ مالی سال کی ابتدا میں خیال تھا کہ دفاعی اخراجات سے ڈیڑھ ارب ڈالر بچ رہیں گے۔ لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تخمینہ سے زیادہ رقم خرچ ہو جائے گی۔ اس لئے کہ اس دفعہ صنعتی انکم ٹیکس کی وصولی تخمینہ سے کم ہوئی ہے:

— لاہور ۷ جنوری۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے طلباء، اساتذہ، طالبات، بوائے سکاؤٹس، ایمبولنس کے ارکان اور کھلاڑیوں کو ریل کے کرایہ میں جو رعائت دی ہے، اب پسنجر ٹرینوں کے علاوہ میل ٹرینوں میں بھی استفادہ کیا جا سکے گا۔

پاکستان کی طرف سے مسٹر میکملن کی تجویز کا خیر مقدم

برطانوی تجویز پر امریکہ کے سرکاری حلقوں میں حیرت و استعجاب کا اظہار

کراچی ۷ جنوری۔ وزارت خارجہ پاکستان کے ایک ترجمان نے برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن کی تجویز کا خیر مقدم کیا ہے۔ مسٹر میکملن نے دو روز قبل مغربی طاقتوں اور روس کے درمیان جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی تجویز پیش کی تھی۔ پاکستانی ترجمان نے کہا۔ ہم ہر اس تجویز کا خیر مقدم کریں گے۔ جس سے بین الاقوامی کشیدگی کم ہو سکے۔

ادھر واشنگٹن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ امریکی محکمہ خارجہ نے مسٹر میکملن کی اس تجویز پر کسی گرمجوشی کا اظہار نہیں کیا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے اس سے زیادہ کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ کہ یہ تجویز بڑی غیر متوقع ہے۔ اور سرکاری حلقوں کو اس پر سخت حیرت و استعجاب ہوا ہے۔ عام خیال یہی ہے کہ امریکن حکومت اس ضمن میں کمیونسٹوں کی نیک نیتی کے ثبوت پر اصرار کرے گی:

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

آج کا دن سالانہ جلسہ اور جمعہ کے اجتماع کی وجہ سے خاص طور پر برکتوں والا دن ہے

دُعا کرو کہ اللہ تعالےٰ اس دن کی برکات سے آپ کو زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق دے

مومن کی تمام ترقی اور کامیابی اس میں ہے کہ وہ استغفار تسبیح اور تحمید کرتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ

آج کا جمعہ

اپنے اندر ایک خصوصیت رکھتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آج جماعت کا سالانہ اجتماع اور جمعہ دونوں اکٹھے ہوگئے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجتماع کے موقعہ کو برکت کا موجب قرار دیا ہے۔ اور قرآن کریم نے بھی جمعہ کو جو برکت کا موجب قرار دیا ہے۔ وہ بھی اجتماع کی وجہ سے ہی ہے۔ اور آج کے دن یہ دونوں چیزیں جمع ہوگئی ہیں۔ ایسے جماعت کا سالانہ اجتماع بھی ہے۔ اور جمعہ کا دن بھی ہے۔ یہ چیز بتاتی ہے کہ

یہ دن خاص طور پر برکتوں والا ہے

اور خاص طور پر دعاؤں کی قبولیت کا موجب ہے۔ پس اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ آپ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اس دن کی برکات سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ آپ اس دن کے اثر کی وجہ سے ان اوقات میں جو آپ کو ربوہ میں گزارنے کی توفیق ملے۔ کثرت استغفار دعاؤں درود اور نمازوں کے ساتھ اپنے دلوں کو منور کریں۔ اور زبانوں کو تر کریں۔ درحقیقت

مومن کی تمام ترقی

اور کامیابی اسی میں ہوتی ہے۔ کہ وہ استغفار تسبیح اور تحمید کرتا رہے اور اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کا اقرار کرے۔ اور اگر ہو سکے تو تہجد کی نماز ادا کرے۔ اور نوافل پر زور دے اگر وہ ایسا کرے۔ تو اس کی دعائیں قبول ہوں گی۔ اور انہیں خدا تعالےٰ تک پہنچانے کے لئے

آسمان سے فرشتے اتریں گے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ کے فرشتے صبح اور عصر کی نمازوں میں جمع ہوتے ہیں۔ اور مومنوں کی دعائیں خدا تعالےٰ تک پہنچاتے ہیں (مشکوٰۃ باب فضائل الصلوٰۃ) اور جب دو قسم کی برکتیں جمع ہو جائیں۔ یعنی جماعت کا اجتماع بھی ہو۔ اور جمعہ بھی۔ تو ایسی صورت میں دونوں وقت کے فرشتے آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور وہ تمہاری دعاؤں کو خدا تعالےٰ تک پہنچائیں گے۔ اور جب کوئی دعا خدا تعالےٰ کی بارگاہ تک پہنچ جائے تو

وہ ایسا رحیم و کریم خدا ہے

کہ وہ اس کو رد نہیں کرتا۔ بلکہ اسے قبول کرتا ہے۔ اور فرشتوں کو حکم دے دیتا ہے۔ کہ وہ اس کے بندوں سے ان کی دعاؤں کے مطابق سلوک کریں۔ اور ان کے ماتحت جو مخلوق ہے ان کے دلوں میں بھی تحریک کریں۔ کہ وہ بھی ان بندوں کے ساتھ نیک سلوک کریں اور انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچنے دیں

امانت وقف جدید

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تبلیغی جدوجہد کو وسیع کرنے کے لئے سکیم بیان فرمائی تھی۔ اور احباب جماعت کو اس غرض کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ نیز اس پر جو اخراجات ہوں گے۔ اس کے لئے چندہ کی بھی تحریک کی تھی۔ حضور کی آواز پر مخلصین لبیک کہہ رہے ہیں۔ اور حضور کی خدمت میں واقفین کی درخواستیں پہنچ رہی ہیں۔ اسی طرح سے حضور کی خدمت میں چندہ بھی پہنچنا شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے احباب کی اطلاع کے لئے یہ شائع کیا جاتا ہے۔ کہ اس چندہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے خزانہ میں "امانت وقف جدید" کھول دی گئی ہے۔ چندہ دینے والے دوستوں کو رقوم اس امانت میں بھجوانی چاہئیں۔ اور اطلاع سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھجوانی چاہیئے۔ نیز جن دوستوں نے زندگیاں وقف کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ ان کو بھی جلد حضور کو اطلاع دینی چاہیئے۔

خاکسار ابو المنیر نور الحق ربوہ

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۳۰ر دسمبر بروز پیر۔ امۃ الرشید صاحبہ بی۔ اے۔ بی ٹی بنت مکرم میاں عبدالرحیم صاحب درویش قادیان کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح گزشتہ جولائی میں صادق محمد صاحب ایم۔ اے ابن مکرم مولوی صالح محمد صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ متعین گولڈکوسٹ کے ساتھ ہوا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں دیگر احباب اور بزرگان سلسلہ کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی از راہ کرم شرکت فرمائی۔ تقریب کے آغاز میں شریف احمد صاحب نے خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اور بشارت احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم پڑھی۔ آخر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے دعا فرمائی۔

اگلے روز صادق محمد صاحب کی دعوت ولیمہ عمل میں آئی۔ اس میں بھی بہت سے احباب و بزرگان سلسلہ شامل ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے ایمان اور اخلاص میں روز افزوں زیادتی ہو رہی ہے

دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ قربانی اور اخلاص کے لاکھوں نمونے ہمیشہ جماعت میں پیدا کرتا رہے

جلسہ سالانہ سنہ ۵۷ء میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۶ر دسمبر سنہ ۵۷ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو افتتاحی خطاب فرمایا تھا اس کا ملخص ۳۱ر دسمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ ذیل میں حضور کی اس تقریر کا مکمل متن پیش کیا جاتا ہے۔ یہ تقریر میں اپنی ذاتی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہوں۔

(خاکسار: محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبۂ زودنویسی)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

تفسیر صغیر کے متعلق

مفصل باتیں تو انشاء اللہ کل ہی کی جائینگی مگر چونکہ دوست اس سے ایک دو دن کی دوری بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور انہوں نے شکایت کی ہے کہ تفسیر صغیر انہیں آج ہی کیوں نہیں دی گئی۔ اسلئے میں اس کی تقسیم کا اعلان کر دیتا ہوں۔ میں نے مولوی نورالحق صاحب کو اس بات کے لئے مقرر کر دیا ہے اور میں نے انہیں ہدایت دیدی ہے کہ جتنی جتنی جلدیں کسی جماعت نے مانگی ہیں۔ ان کے علیحدہ علیحدہ بنڈل بنا کر تیار رکھیں۔ جماعتیں اپنا اپنا نمائندہ مقرر کر دیں اور وہ نمائندہ ان کے پاس جا کر اپنی جمع شدہ رقم کے مطابق تفسیر صغیر کی جلدیں ان سے حاصل کرے۔ پھر جماعتیں چاہیں تو اپنے افراد میں یہیں تقسیم کر دیں۔ اور چاہیں تو اپنے اپنے شہر میں واپس جا کر تقسیم کریں۔ بڑی درخواستوں میں سے کراچی کی جماعت کی درخواست ہے۔ اگر وہ آج ہی اپنا کوئی نمائندہ مقرر کر دیں۔ تو تفسیر صغیر انہیں آج ہی مل جائیگی کراچی کے بعد ربوہ کی جماعت ہے۔ کچھ جلدیں تو مولوی محمد صدیق صاحب پہلے لے چکے ہیں۔ اور باقی اب مولوی نورالحق صاحب سے لے سکتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ پورا زور لگایا گیا ہے۔ لیکن چونکہ کتاب حجم میں زیادہ ہو گئی تھی۔ اس لئے وہ

پوری تعداد میں چھپ کر تیار نہیں ہوئی

اصل میں تو ہم نے پانچ ہزار جلدوں کا آرڈر دیا تھا۔ لیکن اب تک صرف تین ہزار کی تعداد میں چھپ کر ملی ہے۔ بہرحال جتنی تعداد میں تفسیر صغیر تقسیم ہو سکی۔ وہ کر دیں گے

جلدی میں

کچھ غلطیاں بھی رہ گئی ہیں

ان کے متعلق ہر جلد کے ساتھ غلط نامہ لگا دیا گیا ہے۔ بعد میں اگر کوئی زیادتی غلط نامہ میں ہوئی۔ تو اس کا بھی اعلان کر دیا جائے گا۔ وہ بھی دوست اس کے ساتھ لگا لیں۔ اس طرح دو تین ماہ میں کتاب مکمل ہو کر سب دوستوں تک پہنچ جائے گی اور اسی تعداد میں پہنچ جائے گی۔ جس تعداد میں دوستوں نے خواہش کی ہے

اس کے علاوہ ایک اور کتاب بھی تیار ہے۔ میں نے پچھلے سال جلسہ سالانہ پر

تبویب مسند احمد بن حنبل

کا اعلان کیا تھا۔ اس کی ایک جلد چھپ کر آگئی ہے۔ جس کی قیمت چھ روپیہ فی نسخہ ہے۔ وہ کتاب بھی دوستوں کو مولوی نورالحق صاحب سے مل سکتی ہے۔ پھر ایک کتاب تاریخ احمدیت کی بھی چھپ چکی ہے۔ اس کے متعلق مفصل طور پر تو میں کل بیان کروں گا۔ لیکن اگر کوئی دوست یہ کتاب لینی چاہتے ہوں۔ تو وہ لے سکتے ہیں۔ اس کتاب کا نام "فسادات سنہ ۱۹۵۳ء کا پس منظر" ہے۔ جو ملک فضل حسین صاحب نے لکھی ہے۔ اس کی قیمت ایک روپیہ ہے

تاریخ احمدیت

کی ابھی اور جلدیں بھی چھپنی ہیں۔ میں نے اس کا اعلان آج سے پانچ سال قبل کیا تھا مگر کچھ تو میری بیماری کی وجہ سے کچھ ملک فضل حسین صاحب کی بیماری کی وجہ سے اور کچھ ان لوگوں کی سستی کی وجہ سے جو اس کام پر مقرر کئے گئے تھے۔ اس میں دیر ہو گئی۔ اب اس کا ایک حصہ شائع ہوا ہے۔ جس کا ذکر میں نے کر دیا ہے۔ لیکن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل تاریخ

سنہ ۱۹۵۳ء سے نہیں بلکہ سنہ ۱۸۸۰ء سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے متعلق سنا ہے کہ مولوی دوست محمد صاحب نے ایک کتاب تیار کی ہوئی ہے جو جلد ہی شائع کر دی جائیگی مگر اس کے بعد ہمیں یہ سلسلہ بڑھانا پڑیگا ہمیں پہلے سنہ ۱۹۰۸ء سے سنہ ۱۹۱۴ء تک کی تاریخ کو لانا پڑیگا۔ سنہ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفات پائی اور سنہ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور پیغامیت کا زور پڑا پھر سنہ ۱۹۱۴ء سے سنہ ۱۹۳۱ء تک کی تاریخ کو لانا پڑے گا۔ کیونکہ سنہ ۱۹۳۱ء میں کشمیر موومنٹ ہوئی اور اس میں احرار نے اپنا سارا زور لگایا بلکہ سنہ ۱۹۳۱ء نہیں۔ اس حصہ کو سنہ ۱۹۳۴ء تک بڑھانا پڑے گا۔ جب احرار نے قادیان پر حملہ کیا۔ اور تحریک جدید کا قیام عمل میں لایا گیا۔ پھر اسے سنہ ۱۹۳۴ء سے سنہ ۱۹۵۳ء تک لانا پڑے گا۔ تب کہیں

سلسلہ کی تاریخ

پوری ہوگی۔

بہرحال ملک فضل حسین صاحب نے باوجود بیماری کے جس قدر حصہ تیار کیا تھا۔ وہ چھپ کر آ گیا ہے۔ لیکن جو اعلان میں نے کیا تھا۔ وہ تاریخ احمدیت کے متعلق تھا۔ تاریخ احرار کے متعلق نہیں تھا۔ اور جو حصہ اب چھپا ہے یہ صرف تاریخ احرار پر مشتمل ہے۔

پس تاریخ احمدیت اس کے علاوہ ہے۔ اور اس کا پہلا دور سنہ ۱۸۸۰ء سے شروع ہوتا ہے۔ جب براہین احمدیہ شائع ہوئی۔ پھر سنہ ۱۸۹۱ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیحیت کا دعوےٰ کیا ہے۔ تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے کفر کا فتویٰ لگایا وہ سارے ہندوستان میں پھرے اور انہوں نے علماء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اکسایا۔ یہ سارے تاریخ احمدیت کے ہی حصے ہیں ان کو چھوڑ کر صرف فسادات سنہ ۱۹۵۳ء کا پس منظر لینا میرے نزدیک اس مقصد کو ہرگز پورا نہیں کرتا۔ جس کے لئے میں نے اس کتاب کا اعلان کیا تھا۔ اب یہ تاریخ بعد میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے شائع کی جائیگی ایک حصہ سنہ ۱۹۰۸ء سے سنہ ۱۹۱۴ء تک ہوگا کیونکہ اس عرصہ میں سلسلہ کے اندر رخنہ اندازیاں شروع ہوئیں۔ اور

پیغامیت کی بنیاد

پڑنی شروع ہوئی۔ جس کا اظہار سنہ ۱۹۱۴ء میں ہوا دوسرا حصہ سنہ ۱۹۱۴ء سے سنہ ۱۹۳۴ء تک کے حالات پر مشتمل ہوگا۔ جس میں پیغامیت کو شکست ہوئی۔ احمدیت مضبوطی سے قائم ہوئی اور احرار نے بھی سر نکالنا شروع کیا پھر سنہ ۱۹۳۴ء سے سنہ ۱۹۵۳ء آئے گا۔ یا صرف پارٹیشن تک اس جلد کو

دکھا جائے گا۔ کیونکہ پارٹیشن میں بھی ہماری جماعت نے بہت کچھ خدمات ادا کی ہیں۔ جن کا کافی ذخیرہ ہمارے پاس موجود ہے۔ پھر پارٹیشن سے لے کر اب تک جو خدمات سلسلہ نے کی ہیں اور اُسے جو ترقیات حاصل ہوئی ہیں۔ انہیں دیا جائے گا تب کہیں تاریخ احمدیت مکمل ہوگی۔ اور چونکہ یہ لمبا کام ہے۔ اس لئے غالباً ۱۹۶۰ء تک مکمل ہو سکے گا

پہلا جلسہ سالانہ

۱۸۹۱ء میں ہوا تھا اور براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء میں شائع ہونا شروع ہوئی تھی پس ۱۸۸۰ء سے کر ۱۹۶۰ء تک کے عرصہ کو مدنظر رکھتے ہوئے تاریخ احمدیت ۸۰ سال پر مشتمل ہے مگر اسے محض ۱۹۵۳ء میں مقید کر دیا گیا ہے۔ بہرحال مجھے بتایا گیا ہے کہ پہلا حصہ مولوی دوست محمد صاحب مکمل کر چکے ہیں اور بعد کا جو حصہ ہے اسے بھی جلد مکمل کر دیا جائے گا۔ اس کے لئے ملک فضل حسین صاحب کو بھی یا اور کسی دوست کو مقرر کیا جائے گا۔

اب میں نے کتابوں کا ذکر کر دیا ہے۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات کا پس منظر چھپ کر تیار ہے اور یہ تاریخ احمدیت کی ایک کڑی ہے۔ تبویب مسند احمد بن حنبل کی ایک جلد بھی چھپ کر تیار ہو گئی ہے اور اس میں ایسی اصلاحات مدنظر رکھی گئی ہیں کہ

مصر سے جو تبویب شائع ہوئی ہے

اور جس کے لئے سعودی عرب کی طرف سے دس ہزار پونڈ دیا گیا تھا۔ وہ بھی اس کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہے۔ ہماری اس کتاب کی قیمت چھ روپیہ ہے اور غالباً یہ کام بیس جلدوں میں مکمل ہوگا اور اس طرح پوری کتاب کی قیمت ۱۲۰/- روپیہ ہوگی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں مصر کی شائع شدہ تبویب مسند احمد بن حنبل کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ اس کی ایک جلد کی قیمت قریباً پندرہ روپے ہے اور اس کی چودہ جلدیں ہیں۔ یہ کتاب ٹائپ میں چھپی ہے۔ اور اورینٹل ریلیجس اینڈ پبلشنگ کارپوریشن کے پریس میں شائع ہوئی ہے۔ اس تبویب میں

وہ ساری حدیثیں الگ کر دی گئی ہیں

جو امام احمد بن حنبل کے بعض کمزور شاگردوں نے ان کی مسند میں شامل کر دی تھیں۔ اسی طرح اگر کوئی حدیث کسی اور جگہ آ گئی ہو مثلاً امام بخاری نے اس کا ذکر اپنی صحیح میں کر دیا ہو یا کسی اور کتاب میں درج ہو تو اس کا

حوالہ بھی دے دیا گیا ہے۔ غرض ہماری یہ کوشش مصری کوشش سے دس بیس گنا زیادہ فائدہ بخش ہے اور قیمت اس سے بہت کم ہے۔

اب میں دعا کر دیتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس جلسہ کو مبارک کرے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے ہمارا پہلا جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء میں ہوا تھا اور اب ۱۹۵۷ء ہے۔ گویا ہمارا یہ جلسہ سٹاسٹھواں جلسہ ہے مگر الفضل کے اعلان میں اسے گیارھواں جلسہ سالانہ قرار دیا گیا ہے (الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۷ء) حالانکہ یہ گیارھواں نہیں بلکہ سٹاسٹھواں جلسہ سالانہ ہے۔ ۵۶ سال کو اتنی جلدی اڑا دینا کوئی عقل کی بات نہیں۔ لوگ تو فخر کیا کرتے ہیں کہ ہمارے خاندان نے فلاں جگہ پر اتنے زیادہ عرصہ تک حکومت کی ہے۔ لیکن الفضل کے اعلان کی رو سے معیار عزت یہ ہے کہ ہم نے اتنے کم جلسے کئے ہیں۔ حالانکہ وہ زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتے تھے کہ قادیان کے جلسوں کو شامل کر کے اوپر موٹے حروف میں "۶۷ واں جلسہ" لکھتے اور نیچے باریک قلم سے لکھ دیتے کہ پاکستان میں اگرچہ گیارھواں جلسہ سالانہ ہے۔ اس طرح دونوں تاریخیں بن جاتیں اور لوگوں کے ذہنوں میں قائم رہتیں۔ لیکن ۵۶ برس کو چھکے سے اڑا دینا کسی عقل کے ماتحت نہیں بہرحال

یہ جلسہ ۶۷ واں جلسہ ہے

اور اگر بیعت کے اعلان کو لیا جائے جو دسمبر ۱۸۸۸ء میں ہوا تھا اور جس پر مارچ ۱۸۸۹ء میں پہلی بیعت ہوئی تو ہماری جماعت کے قیام پر ۶۹ سال گزر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں ہم اتنی دشمنیوں سے گزرے ہیں کہ گویا ہم نے تلواروں کے نیچے اپنا سر رکھا اور اس طرح ۶۹ سال گزار دئیے اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ایمانوں میں روز افزوں زیادتی ہوئی اور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ چنانچہ آج سے ایک سال قبل ایک احمدی میں جتنی طاقت تھی آج اس سے

دس گنا زیادہ طاقت

اس میں موجود ہے۔ اگر ایک سال پہلے ایک احمدی دو مخالفوں کا مقابلہ کر سکتا تھا تو آج ایک احمدی بیس مخالفوں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ بلکہ اب تو ہماری عورتیں بھی ایسی ہیں جو مردوں سے زیادہ دلیر ہیں۔

ضلع جھنگ میں چند خطرناک اور شنگلہ کے لوگ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ وہاں کی ایک عورت یہاں آیا کرتی ہے۔ وہ جب بیعت

کرنے کے لئے ربوہ آئی تو مہمان خانہ میں ٹھہری رات کو اس کی بیٹی بھی آ گئی۔ اس نے کہا اماں تو نے مجھے کس قبیلہ میں بیاہ دیا ہے وہ تو احمدیت کی بڑی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ میں بہتیری تبلیغ کرتی ہوں مگر وہ سنتے ہی نہیں۔ اس کی ماں کہنے لگی۔ بیٹی تو میری جگہ آ جا اور اپنے باپ اور بھائیوں کا کھانا پکا۔ میں تیرے سسرال جاتی ہوں اور میں دیکھتی ہوں کہ وہ کس طرح مخالفت کرتے ہیں اور احمدیت کی تبلیغ نہیں سنتے۔ تو اب

ہماری عورتیں بھی ایسی ہیں

جو کہتی ہیں کہ ہم دیکھیں گے کہ لوگ ہماری تبلیغ کیسے نہیں سنتے

اس عورت کو پچھلے سال لجنہ اماء اللہ نے تقریر کرنے کے لئے کھڑا کر دیا۔ نئی احمدی ہے اور جوش زیادہ ہے۔ جوش میں آ کر اس نے اردو میں تقریر شروع کر دی۔ تقریر اپنے لحاظ سے تو بہت عمدہ تھی لیکن چونکہ وہ اردو نہیں جانتی تھی اس لئے لجنہ اماء اللہ کو اس سے التجا کرنی پڑی کہ بی بی تو پنجابی میں تقریر کر ہم پنجابی سمجھ لیں گے

اس سال وہ

چند ماہ قبل ربوہ میں آئی

تو کالج کھل گئی۔ وہاں کوئی جلسہ ہو رہا تھا۔ اور ایک بی اے کی سٹوڈنٹ لڑکی تقریر کر رہی تھی۔ وہ لڑکی کچھ جھجکی رہی تھی۔ یہ عورت اسے کہنے لگی۔ بیٹی تو ڈرتی کیوں ہے دلیری سے تقریر کر۔ تبھی قوم کو خدا تعالیٰ نے ایسی بہادر عورتیں دی ہوئی ہوں اس کے مردوں کا مقابلہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔

مجھے یاد ہے ۱۹۵۳ء کے فسادات کے دوران میں ضلع سیالکوٹ کی ایک عورت پیدل ربوہ پہنچی اور اس نے ہمیں بتایا کہ ہمارا گاؤں دوسرے علاقہ سے کٹ چکا ہے اور مخالفوں نے ہمارا پانی بند کر دیا ہے۔ اگر ہم پانی لینے جاتے ہیں تو وہ ہمیں مارتے ہیں۔ اس وقت ایک فوجی افسر یہاں رخصت پر آیا ہوا تھا اس کو میں نے ایک مقامی دوست کے ساتھ وہاں بھجوایا تا کہ وہ وہاں جا کر احمدیوں کی امداد کرے۔ اب دیکھو یہ کتنی بڑی ہمت کی بات ہے کہ جہاں مرد قدم نہ رکھ سکے وہاں ایک عورت نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اس وقت مرد اپنے گھروں سے باہر نکلنے سے ڈرتے تھے۔ مگر وہ عورت سیالکوٹ سے پیدل سمبڑیال کی طرف گئی۔ وہاں سے گوجرانوالہ کی طرف آئی۔ اور پھر گوجرانوالہ سے کسی نہ کسی طرح یہاں پہنچی اور ہمیں جماعت کے حالات سے آگاہ کیا۔ اور ہم نے یہاں کی سے ان کو امداد کے لئے آدمی بھجوائے۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری عورتیں مردوں سے زیادہ دلیر ہیں۔ مجھے یاد ہے

ایک دفعہ قادیان میں غیر احمدی علماء نے جلسہ کیا۔ پولیس اور گورنمنٹ ان کی تائید میں تھی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور احمدیوں کو برا بھلا کہا۔ اور پولیس نے بھی عوام کے ساتھ مل کر جماعت کے خلاف نعرے لگائے جس کی وجہ سے مولوی ثناء اللہ صاحب اور بھی دلیر ہو گئے۔ قادیان کے قریب ہی ایک گاؤں بھینی بانگر ہے۔ اس جگہ کی ایک عورت وہاں سے گذری۔ اس نے گالیاں سنیں تو کھڑی ہو گئی اور پنجابی میں بلند آواز سے کہنے لگی "تیرے دادے ڈاڑھی پٹیا تو مرزا صاحب نوں گالیاں کیوں دیندا ایں" کیونکہ اس وقت جماعت کو صبر و تحمل کی بار بار تلقین کی گئی تھی اس لئے جماعت کے جو دوست وہاں کھڑے تھے وہ اس عورت کے پیچھے پڑ گئے اور اسے کھینچنے لگے۔ بی بی تو نہ بول۔ بعد میں پولیس نے اس عورت کو دھکے دے کر باہر نکال دیا۔ مجھے پتہ لگا تو میں نے جماعت پر بڑی خفگی کا اظہار کیا اور میں نے کہا تم نے بڑی کمینگی کی کہ تم مرد ہو کر چپ ہو گئے۔ تمہیں تو اس موقعہ پر

اپنی غیرت کا مظاہرہ

کرنا چاہئے تھا اور اس عورت پر کسی شخص کو ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں دینی چاہئے تھی۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے پرانے زمانہ سے ہی جماعت میں ایسی دلیر اور مخلص عورتیں موجود رہی ہیں۔ کسی زمانہ میں یہ نمونہ ابتدائی مسلمانوں میں پایا جاتا تھا۔ لیکن اب اس کا نمونہ احمدیت جو حقیقی اسلام ہے۔ پیش کر رہی ہے۔ اس نمونہ کو یاد رکھتے ہوئے

اللہ تعالیٰ سے دعا کرو

کہ وہ ہمارے اندر ایسے لاکھوں نمونے پیدا کرے اور اب اگر جماعت لاکھوں کی ہے تو جلد ہی کروڑوں کی ہو جائے اور پھر اللہ تعالیٰ اسے کروڑوں سے اربوں تک پہنچا دے اور خدا کرے کہ ہمارے رشد و اصلاح کے نتیجہ میں سارا پاکستان احمدیت کی تعلیم کو قبول کرے اور پھر خدا کرے کہ ہندوستان ہمارے رشد و اصلاح کا اثر قبول کرے پھر انڈونیشیا اور ملایا قبول کریں پھر تمام مصر۔ ایران۔ عراق۔ ٹرکی۔ جرمنی اور امریکہ قبول کریں۔ اور ان سب کی آبادی اگر ملائی جائے تو وہ ایک ارب سے زیادہ ہو جاتی ہے پھر روس کو خدا تعالیٰ اسلام کے قبول کرنے کی توفیق دے دے تو جماعت اربوں تک پہنچ جائے گی۔ صرف دوستوں کو اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے مگر افسوس ہے

کہ جماعت اس طرف پوری توجہ نہیں کرتی۔ ورنہ اگر سچائی پیش کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ لوگ اس کی طرف توجہ نہ کریں۔ کل ہی

ایک غیر احمدی کے تاثرات

الفضل (۲۵ر دسمبر ۱۹۵۸ء) میں شائع ہوئے ہیں جو اس نے میری کتاب "دعوۃ الامیر" کے متعلق شمس صاحب کو لکھے ہیں۔ اس میں وہ غیر احمدی دوست لکھتے ہیں کہ اس کتاب کے پڑھنے سے میری آنکھیں کھل گئیں اور میں سمجھتا ہوں کہ واقعی یہ ایک راہ دکھانیوالی کتاب ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ یہ چیزیں لوگوں تک پہنچائی جائیں تو وہ متاثر نہ ہوں۔ صرف جماعت سستی کر رہی ہے۔ اگر آپ لوگوں میں سے ہر شخص یہ اقرار کرے کہ وہ اگلے سال کے ختم ہونے سے پہلے کم سے کم ایک سو آدمیوں کو

سلسلہ کا لٹریچر

پڑھا دیگا تو یہ کوئی مشکل امر نہیں اور نہ ہی اس پر کوئی خرچ ہوتا ہے۔ تم میں سے ہر شخص جو کوئی کتاب اپنے ساتھ لے جائے وہ کسی کو پڑھنے کے لئے دیدے۔ وہ پڑھ لے تو اس سے واپس لے کر کسی دوسرے کو دیدے۔ پھر اس سے واپس لیکر کسی تیسرے شخص کو دیدے۔ سال میں ۳۶۰ دن ہوتے ہیں۔ اگر تیسرے دن بھی کسی سے کتاب واپس لی جائے تو ۳۶۰ دن میں ایک سو افراد کو سلسلہ کا لٹریچر پڑھایا جا سکتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی چار دن کے بعد بھی کتاب واپس دے تب بھی سو سے زیادہ لوگوں کو سلسلہ کا لٹریچر پڑھایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ کتاب پڑھنے میں کسی کو تین دن لگیں گے کسی کو چار دن لگیں گے اور کوئی شخص دو دن میں ہی کتاب ختم کر لیگا۔ اگر ایسا کیا جائے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت جو جماعت دس لاکھ کے قریب ہے وہ دس کروڑ بن جائے گی۔

قادیان والوں کو

بھی یہ نصیحت کرتا ہوں کہ ہمارے ادھر آجانے کی وجہ سے وہاں کی جماعت کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے۔ گو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت کی تعداد وہاں اب بڑھ رہی ہے لیکن اگر وہ کوشش کریں تو تھوڑے عرصہ میں ہی قادیان کا جلسہ سالانہ اس جلسہ سے بھی زیادہ شان سے ہو سکتا ہے اگر ان کی کوشش سے ہندوستان میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ احمدی ہو جائے۔ جس میں سے ۶۰-۷۰ ہزار آدمی وہاں جلسہ سالانہ پر آجائیں تو وہاں بھی اسی شان سے جلسہ کیا جا سکتا ہے۔ یہاں پچھلے سال جلسہ سالانہ پر آنے والوں کی تعداد ۶۰ ہزار سے زیادہ تھی۔ اس سال امید ہے کہ میری کل کی تقریر میں آنے والوں کی تعداد ۷۰ ہزار تک پہنچ جائے گی۔ قادیان میں سب سے زیادہ تعداد خلافت جوبلی کے موقعہ پر آئی تھی جو چالیس ہزار تھی۔ مگر دوسرے سالوں میں بھی بڑی تعداد میں لوگ شامل ہوتے رہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب

جو ان دنوں افسر جلسہ سالانہ تھے۔ بڑے خوش خوش میرے پاس آئے اور کہنے لگے دیکھئے اللہ تعالیٰ نے کیسا فضل کیا ہے۔ میں نے خوراک کی پرچیاں اور ریلوے کے ٹکٹ خوب گنوائے ہیں اور ان سے معلوم ہؤا ہے کہ جلسہ سالانہ پر آنیوالوں کی تعداد ۳۱ ہزار کے قریب ہے۔ اور یہاں رات کو پہلے دن کی کارروائی میں شامل ہونے کے لئے جو صرف دعائیہ ہے ۴۳ ہزار افراد آگئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری جلسہ پر سات سو احمدی قادیان آئے تھے۔ اور حضرت خلیفہ اولؓ کے آخری جلسہ پر آنے والوں کی تعداد غالباً گیارہ سو تھی۔ اور اس تعداد پر اس زمانہ میں بڑی خوشی کا اظہار کیا گیا تھا لیکن

اب یہ حال ہے

کہ اس سال جب شروع شروع میں ۲۲ سو مہمانوں کے آنے کی اطلاع ملی۔ اور ابھی جلسہ سالانہ میں تین دن باقی تھے تو ہمارے ہاں بہت افسوس کیا گیا کہ اتنے کم آدمی آئے ہیں اور ابھی ربوہ کی گلیاں خالی نظر آرہی ہیں۔ آج جب آنے والوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی ہے تب لوگوں نے کہنا شروع کیا ہے کہ اب ربوہ کی گلیوں میں رونق معلوم ہوتی ہے لیکن جب تک مہمانوں کی تعداد ۲۲ سو تک تھی عام طور پر یہ کہا جاتا تھا کہ ربوہ کی گلیاں خالی نظر آتی ہیں۔ آج یہاں کے لوگوں نے مانا ہے کہ ربوہ کی گلیوں میں مہمان نظر آتے ہیں۔ کل اور پرسوں یہ تعداد انشاء اللہ اور بھی بڑھ جائے گی۔ تو دیکھو اللہ تعالیٰ نے کس قدر فضل جماعت پر کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

آخری جلسہ سالانہ

پر جب سات سو احمدی آئے تو مجھے یاد ہے انتظام اتنا کمزور تھا اور روپیہ کی اتنی کمی تھی۔ کہ لنگر خانہ میں جو کھانا پکایا گیا وہ بہت کم لوگوں کو کفایت کر سکا۔ اور اکثر مہمان بھوکے رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہؤا کہ یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر (تذکرہ صفحہ ۷۴۲) کہ اے نبی وہ لوگ جو بھوکے ہیں اور شدت بھوک کی وجہ سے تکلیف پا رہے ہیں۔ تو انہیں کھانا کھلا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور دیگیں پکوائیں اور ان کو کھانا کھلایا۔ تو اس وقت جماعت کی مالی حالت ایسی کمزور تھی۔ کہ سات سو افراد کے کھانے کا انتظام بھی پورے طور پر نہیں کیا جا سکا تھا۔ اور اب

۷۰ ہزار افراد کا انتظام

بھی بڑے آرام سے چل رہا ہے۔ ہاں بعض اوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ مہمان اگر دیر سے پہنچیں تو ان کو نئے سرے سے کھانا تیار کر کے بھیجنے میں کچھ دیر لگ جاتی ہے لیکن کجا ستر ہزار اور کجا سات سو۔ جب سات سو مہمان جلسہ سالانہ پر آئے تو اس وقت تو یہ حالت تھی کہ خدا تعالیٰ کو الہام کرنا پڑا۔ کہ اے نبی بھوکوں اور تکلیف زدوں کو کھانا کھلاؤ۔ چنانچہ آپ نے نئی دیگیں پکوائیں اور مہمانوں کو کھانا کھلایا لیکن اب ہم اس سے سو گنا زیادہ افراد کو بہت زیادہ آسانی اور آرام سے کھانا کھلا رہے ہیں۔

مجھے یاد ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے تو جلسہ پر آنے والے مہمان بھی آپ کے ساتھ چل پڑے۔ رستہ میں لوگوں کے پاؤں کی ٹھوکریں لگنے کی وجہ سے آپ کی جوتی بار بار اتر جاتی اور کوئی مخلص آگے بڑھ کر آپ کو جوتی پہنا دیتا۔ جب بار بار ایسا ہؤا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ اب ہماری زندگی ختم ہونے کے قریب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی جو ترقی مقدر رکھی ہے وہ اس سفر [illegible] ہمیں دکھا دی ہے۔ اب بجائے کہ سات سو کے جلسہ سالانہ پر آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیال کیا کہ اب ہماری جماعت کی ترقی اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہے اور ہمارا کام ختم ہو گیا ہے اور کجا یہ کہ اب جلسہ سالانہ پر ستر ہزار آدمی آجاتا ہے۔ گویا

ہماری جماعت کی تعداد

اس زمانہ کی تعداد سے سو گنا بڑھ گئی ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ لوگوں کو ایک بات سے غلطی لگی ہے اور وہ یہ کہ مفتی محمد صادق صاحب بعض دفعہ جماعت کی تعداد کے متعلق ایک اندازہ لگا لیتے اور اعلان کر دیتے کہ اب جماعت کی تعداد اتنے لاکھ ہو گئی ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہؤا کہ اگر اب ہم اپنی تعداد دس لاکھ بتاتے ہیں تو مخالف کہتے ہیں کہ تمہاری تعداد گر رہی ہے۔ تم تو آج سے کئی سال پہلے دس لاکھ سے بھی اوپر تھے لیکن جلسہ سالانہ پر آنے والوں کی تعداد سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہماری تعداد کم نہیں ہوئی بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ جماعت کی تعداد کا غلط اندازہ لگانا ایک وقت پر جا کر تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔ جب میں پہلی دفعہ

۱۹۲۴ء میں ولایت گیا

تو وہاں کے ایک اخبار نے میری آمد کی خبر شائع کرتے ہوئے لکھا کہ یہاں ہندوستان کے بیس کروڑ لوگوں کا لیڈر آیا ہے۔ میں نے اسے لکھا کہ بیس کروڑ نہ کہو دو لاکھ کہو۔ چنانچہ اس نے تردید کر دی لیکن پہلی دفعہ اس نے ہندوستان کے سب ہندوؤں سکھوں عیسائیوں اور مسلمانوں کو ملا کر مجھے بیس کروڑ کا لیڈر بنا دیا تھا۔ میں نے کہا میں تو صرف احمدیوں کا سردار ہوں باقی مسلمانوں کا نہیں اور احمدیوں کی تعداد ۲۰ کروڑ نہیں۔ بلکہ بیس کروڑ تو عیسائیوں کے نزدیک کل دنیا کے مسلمان ہیں گو مسلمان مصنف مسلمانوں کی تعداد چالیس کروڑ بتاتے ہیں۔ درحقیقت اب ہماری تعداد پاکستان اور ہندوستان میں دس لاکھ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے۔

بہرحال دعائیں کرو

کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو بڑھاتا چلا جائے اور غیر احمدیوں کے دلوں کو کھولے اور بجائے اسکے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دیں اور آپ کی ہتک کریں وہ آپ کی تعریف کرنے لگ جائیں اور انکو پتہ لگ جائے کہ اس زمانہ میں یورپ اور ایشیا بلکہ ساری دنیا کی نجات حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہے۔ جو اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو پھیلانے کے لئے دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں۔

میں نے ایک

خواب دیکھا تھا

جو میں نے اس سال انصار اللہ کے اجتماع میں دوستوں کو سنا دیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ زمینداروں کا ایک بہت بڑا گروہ ہے وہ زمیندار ایسے ہیں۔ جو مربعوں کے مالک ہیں۔ وہ راجہ علی محمدؐ صاحب کے پاس آئے اور ان سے انہوں نے مصافحہ کیا اور پھر ایک طرف چلے گئے۔ میں ان کو دیکھ کر کہتا ہوں کہ اب خدا تعالیٰ نے چاہے گا۔ تو یہ ۷۰ ہزار ہو جائینگے اور ان میں سے ہر شخص اگر سال میں ایک ایک سو روپیہ بھی مساجد کے لئے دے۔ تو ۷۰ لاکھ روپیہ ہو جائے گا۔ اور ۷۰ لاکھ سے بیس مساجد بن سکتی ہیں۔ (الفضل ۷ر نومبر ۱۹۵۷ء) اس وقت صدر انجمن احمدیہ کا کل بجٹ بارہ لاکھ ہے۔ لیکن

اس خواب سے پتہ لگتا ہے

کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ دن جلد آنے والا ہے۔ جب ہمارا چندہ ساٹھ لاکھ ہو جائے گا۔ اور اگر صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کے ساتھ تحریک جدید کے بجٹ کو بھی ملایا جائے۔ تو جماعت کا کل بجٹ ایک کروڑ بیس لاکھ روپیہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر ایسا ہو جائے تو بہاولپور اور خیرپور کی آمد سے بھی ہمارا سالانہ بجٹ بڑھ جائے گا اور اگر خدا تعالیٰ نے مزید ترقی دی تو پاکستان کی آمد سے بھی صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی آمد زیادہ ہو جائے گی۔ بلکہ ہم تو اس امید میں ہیں کہ امریکہ روس انگلینڈ جرمنی اور فرانس کی آمد کو اگر ملایا جائے تب بھی صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی آمد اس سے زیادہ ہو تاکہ یورپ اور امریکہ میں ہم

پانچ چھ ہزار مساجد

سالانہ تعمیر کرا سکیں۔

اب میں دعا کر دیتا ہوں کہ جو لوگ جلسہ سالانہ پر آئے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں بڑی بڑی برکتوں کا وارث بنائے اور جو پیچھے گھروں میں رہ گئے ہیں۔ اور جلسہ پر نہیں آ سکے۔ خدا تعالیٰ ان پر بھی بڑی بڑی برکتیں نازل کرے اور جو لوگ یہاں آنیوالوں کی خدمت کر رہے ہیں ان پر بھی خدا تعالیٰ بڑی بڑی برکتیں نازل کرے۔ اس دفعہ موسم کچھ ٹھیک نہیں رہا۔ اس لئے میری طبیعت بھی خراب رہی۔ موسم بڑی جلدی جلدی بدلتا رہا ہے اور اس تبدیلی کی وجہ سے سارے پنجاب پر اثر پڑ رہا ہے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے

کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے جو وبائیں پھیلی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہاں آنے والوں کو ان بلاؤں سے پوری طرح محفوظ رکھے اور اس سردی میں جو بچے اور نوجوان خدمت کر رہے ہیں۔ ان کو بھی ہر قسم کی وباؤں سے پوری طرح بچائے اور جب جلسہ پر آنیوالے واپس جائیں۔ تو جیسا کہ میں نے گذشتہ خطبہ میں بیان کیا تھا خدا کرے کہ وہ فرشتے نظر آئیں اور دنیا میں دس لاکھ احمدی نہ ہوں بلکہ دس لاکھ فرشتہ ہو۔ اور تمہیں پتہ ہے کہ احد کے موقع پہ صرف ایک فرشتہ نظر آیا تھا

(روح المعانی جلد ۱ صـ ۶۶۲)

مگر اس ایک فرشتہ نے ہی تین ہزار کفار کو بھگا دیا تھا۔ اگر تم سب لوگ فرشتے بن جاؤ۔ تو تمہاری طاقت اتنی بڑھ جائیگی کہ تم میں سے ہر احمدی تین تین ہزار غیر احمدیوں کا مقابلہ کر سکے گا۔

(اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی)

فضل عمر ہسپتال ربوہ

کیلئے

عطایا کی تحریک

از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل افیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

فضل عمر ہسپتال ربوہ کی نئی عمارت کی تعمیر کیلئے خاکسار کی طرف سے وقتاً فوقتاً الفضل میں عطایا کی تحریک ہوتی رہی ہے اور کئی احباب نے اس کار خیر میں کافی حصہ لیا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ ہسپتال کی عمارت کے دو بلاک تقریباً مکمل ہو چکے ہیں اور ان میں کام شروع کر دیا گیا ہے۔ تیسرے بلاک کی تعمیر بھی شروع ہو چکی ہے۔ مگر ابھی پانچ بلاک مزید تعمیر ہونے باقی ہیں نیز ہسپتال کا سامان اور ایکسرے وغیرہ بھی منگوانے والے ہیں۔ ان سب کے لئے خرچ کا اندازہ کم از کم اڑھائی لاکھ روپے ہے۔ لہذا جماعت کے ان احباب سے جنہوں نے ابھی تک اس نیک کام میں حصہ نہیں لیا۔ خاکسار اپیل کرتا ہے کہ وہ اس میں حصہ لے کر خدمت خلق کے اس ادارہ کی تکمیل میں مدد فرمائیں۔ ربوہ اور اس کے مضافات کے غریب و نادار مریض بزبان حال یہ پکار کرتے ہیں کہ ان کے لئے ربوہ میں بہت اچھا اور ہر قسم کے سامان و ضروریات سے لیس ہسپتال ہو جہاں وہ ہر قسم کی طبی خدمات حاصل کر سکیں۔ پس آپ ان کی اس پکار پہ توجہ کریں اور ہسپتال کی تکمیل میں پوری امداد فرمائیں۔ تا رہتی دنیا تک ایسے مریضوں کی دعائیں آپ کے اور آپ کے اہل و عیال کے ساتھ ہوں۔

اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ان غریب اور نادار مریض بندوں کی طبی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف قدم بڑھائینگے تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے اہل و عیال کی بیماریوں کو بھی دور فرمائے گا۔

وَمَا توفیقنا الا باللہ العلیّ العظیم

مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم مرحوم کی وفات پر قرارداد تعزیت

مورخہ ۳ر ۱ر ۵۸ کو جماعت احمدیہ مظفرگڑھ کا غیر معمولی اجلاس بعد از نماز جمعہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کیا گیا۔

"جماعت احمدیہ مظفرگڑھ کا یہ اجلاس مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم کی بیوقت وفات پر بے حد افسوس کرتا ہے۔ اور دلی دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

عنایت اللہ امیر جماعت احمدیہ مظفرگڑھ

درخواست دعا

میں قریباً ۶ ماہ سے بیمار چلا آرہا ہوں۔ اور صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(منشی) سبحان علی کاتب دار الرحمت ربوہ)

افریشیائی تہذیب بالآخر مغربی تہذیب پر ضرور غالب آ جائیگی

مغرب کی موجودہ برتری قائم نہیں رہ سکتی

(ڈاکٹر ہٹی کی تقریر)

لاہور ۶ جنوری۔ اسلامی تاریخ کے بین الاقوامی شہرت کے مالک ڈاکٹر فلپ کے ہٹی نے ایشیائی اقوام کو مشورہ دیا ہے کہ وہ مغرب کی موجودہ ثقافتی برتری اور مادی ترقی سے مرعوب یا دل برداشتہ نہ ہوں۔ کیونکہ قرائن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مغرب کی موجودہ برتری اب زیادہ دیر برقرار نہیں رہ سکتی۔ اور مشرق کی اعلیٰ تہذیب پھر اپنا لوہا منوائے گی۔

ڈاکٹر ہٹی امریکہ کی پرنسٹن یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں اور ان دنوں بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ میں شرکت کے لئے لاہور آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے کل صبح "مشرق بعید کی تہذیب کا مغربی تہذیب پر اثر" کے موضوع پر یونیورسٹی کے طلباء کو خطاب کرتے ہوئے کہا "تاریخ شاہد ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی تہذیب کو فنا کا سامنا کرنا پڑا ہے یہاں تک کہ یونانی اور رومی عظیم الشان تہذیبیں بھی زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکیں۔

آپ نے کہا جس رفتار سے ایشیائی اور افریقی اقوام میں بیداری بڑھ رہی ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا ہرگز غلط نہ ہوگا۔ کہ آئندہ دو اڑھائی سو برس میں افریشیائی تہذیب مغربی تہذیب پر غالب آ جائے گی۔

ڈاکٹر ہٹی نے کہا زمانہ قبل از تاریخ سے لے کر بارھویں صدی عیسوی تک مشرق قریب کی تہذیب مغربی تہذیب کو متاثر کرتی رہی۔ اس کے بعد مشرق قریب کی تہذیب میں جمود آنا شروع ہو گیا۔ اور سولھویں صدی عیسوی میں اس پر مکمل زوال آ گیا۔ اور پھر مغربی تہذیب مشرق قریب کی تہذیب کو زندگی کے ہر شعبہ میں متاثر کرنے لگی۔

مشرق قریب کے یورپ پر احسانات گنواتے ہوئے ڈاکٹر ہٹی نے کہا کہ یورپ غذائی اجناس مثلاً گیہوں اور دالوں وغیرہ کے استعمال سے ناآشنا تھا۔ لیکن زمانہ قبل از تاریخ میں یورپ نے سب سے پہلے مشرق قریب کا اثر اس صورت میں پایا کہ اس نے ان غذائی اجناس کی کاشت شروع کی۔ آپ نے کہا بھیڑ بکری گائے جیسے پالتو جانوروں سے بھی مشرق قریب نے ہی اہل یورپ کو آشنا کرایا۔

ڈاکٹر ہٹی نے کہا۔ وقت کا ہفتوں۔ گھنٹوں۔ منٹوں اور سیکنڈوں میں تعین سب سے پہلے اہل مصر نے کیا اور بعد ازاں یونانیوں نے اسے اپنا لیا۔ مشرق قریب کا دنیا پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ حروف تہجی کی ابتدا اس خطہ کے ایک ملک لبنان سے ہوئی۔ آپ نے کہا اگر یونانی حروف تہجی ایجاد نہ کرتے تو حصول علم تقریباً ناممکن ہو جاتا۔

مغرب پر اسلام کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر ہٹی نے کہا "ساتویں صدی عیسوی اور بارھویں صدی عیسوی کے درمیان الجبرا علم الادویہ اور جہازرانی نے جتنی ترقی کی۔ وہ مسلمان عربوں کی رہین منت ہے۔

ایک سوال کے جواب میں کہ بارھویں صدی میں مشرق قریب کی تہذیب میں جمود اور مغربی تہذیب میں ترقی کا رجحان کیوں پیدا ہوا۔ ڈاکٹر ہٹی نے (جو لبنانی نژاد ہیں) بتایا کہ اس صدی میں مشرق قریب کے عوام میں اپنے سابقہ کارناموں پر محض ناز کرنے کا رجحان پیدا ہو گیا تھا۔ اور وہ قدامت پسند بن گئے تھے۔ اس کے برعکس اہل مغرب میں ترقی کرنے کے جذبہ کے تحت سائنسی ایجادات کی کوششیں شروع ہو گئی تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سولھویں صدی عیسوی میں اہل یورپ نے انجن اور تکلے ایجاد کر کے مشرق قریب کو بالکل نیچا دکھا دیا

ڈاکٹر ہٹی نے مغرب کے مشرق بعید پر اثرات گنوانے شروع ہی کئے تھے۔ کہ وقت کی کمی کے باعث انہیں اپنا لیکچر ادھورا ہی ختم کرنا پڑا

اس اجتماع کی صدارت پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر افضل حسین نے کی

ظاہر شاہ فروری میں پاکستان آئیں گے

کراچی ۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کے حکمران اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ اب فروری کے پہلے ہفتہ میں پاکستان آئیں گے اور یہاں پانچ روز ٹھہریں گے۔

انتخابی فہرستوں میں ووٹروں کے مذہب کا اندراج نہیں کیا جائیگا

"حکومت نے یہ فیصلہ مشرقی پاکستان کے ارکان پارلیمنٹ کی خواہش پر کیا ہے"

ملک نون کا بیان

ڈھاکہ ۶ جنوری۔ وزیراعظم ملک فیروز خاں نون نے کل قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات میں بتایا کہ اگلے عام انتخابات مخلوط طریق انتخاب کی بنیاد پر کرانے کے لئے حکومت تمام ممکن اقدامات کر رہی ہے اور انتخابی فہرستوں میں ووٹروں کے مذہب کا اندراج نہیں کیا جائیگا۔

وزیراعظم نون نے مزید کہا کہ مشرقی پاکستان کے ارکان پارلیمنٹ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ انتخابی فہرستوں سے "مذہب" کا خانہ حذف کر دیا جائے۔ تاہم ——— آپ نے کہا "میری ذاتی رائے یہ ہے کہ انتخابی فہرستوں میں مذہب کا خانہ باقی رکھنا مناسب ہوتا کیونکہ مغربی پاکستان کی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہاں اقلیتوں کی نمائندگی کا کوئی انتظام کرنا پڑے۔

مال گاڑی پٹڑی سے اتر گئی

ڈھاکہ ۵ جنوری۔ مشرقی بنگال ریلوے کے بہرام آباد (؟) سٹیشن پر آج صبح ایک مال گاڑی کے آٹھ ویگن پٹڑی سے اتر گئے۔ اور تین ویگن الٹ گئے۔ امدادی ٹرینیں اور ریلوے افسر اس حادثے کی اطلاع ملتے ہی موقعہ پر پہنچ گئے۔ سلہٹ ایکسپریس اور ڈھاکہ میل میمن سنگھ کے راستے ڈھاکہ پہنچائی گئیں۔ توقع ہے کہ ریلوے لائن بارہ گھنٹے تک صاف ہو جائے گی۔ کوئی مسافر یا ریلوے ملازم ہلاک نہیں ہوا۔

ملکہ الزبتھ پاکستان آئیں گی؟

نیویارک ۶ جنوری۔ نیویارک سنڈے نیوز" نے اپنے نامہ نگار متعینہ لندن کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ برطانیہ کی ملکہ الزبتھ اس سال پاکستان اور بھارت کا دورہ کریں گی۔ اور برطانوی وزیراعظم مسٹر میکملن اگلے ہفتے دہلی میں ملکہ کے دورے کے متعلق بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو سے بات چیت کریں گے۔ اخبار کی اطلاع کے مطابق لندن میں یہ توقع کی جا رہی ہے کہ ملکہ کے دورے سے ان ملکوں کے ساتھ مغربی ملکوں کے تعلقات مستحکم کرنے میں مدد ملے گی۔ جن کے متعلق اندیشہ ہے کہ وہ روس کے زیر اثر آ جائیں گے۔

مشرقی پاکستان میں سمگلروں سے مزید سوا لاکھ روپے کا سامان برآمد کر لیا گیا

ڈھاکہ ۶ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل تیج گاؤں کے فضائی اڈہ پر پینسٹھ تولے سونا پکڑا گیا۔ یہ سونا کراچی سے آنیوالے ایک مسافر سے برآمد کیا گیا۔ اس سے پہلے یکم جنوری کو کراچی سے آنے والے دو مسافروں سے چھیاسٹھ تولے سونا برآمد کیا گیا تھا۔

کل مشرقی پاکستان میں گیارہ اور سمگلر گرفتار کئے گئے۔ تین سمگلروں کو ایک سے چار ماہ تک قید اور ایک ہزار روپے تک جرمانہ کی سزائیں دی گئیں۔ کل اسی ہزار روپے کی پیٹس اور بیالیس ہزار روپے کا دوسرا سامان بھی پکڑا گیا۔

ضروری اعلان

گذشتہ سال فتنہ منافقین کے آغاز میں سندھ سے یہ شکایت آئی تھی کہ محمدؐ یامین صاحب پیغامیوں کی کتب فروخت کرتے ہیں۔ محمدؐ یامین صاحب نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے معافی مانگ لی تھی۔

اس کے بعد ان کے بیٹے محمدؐ صالح نور صاحب کے متعلق یہ شکایات آئیں کہ ان کا تعلق فتنہ انگیزوں کے ساتھ ہے جس پر نظارت ہذا کی طرف سے ایکشن لیا گیا۔ پھر محمدؐ صالح نور صاحب نے بار بار معافی مانگی۔ ان کو اس شرط پر معاف کیا گیا کہ وہ بلا اجازت ربوہ نہ آئیں مگر انہوں نے اسکی پابندی نہیں کی اور نظام کو توڑا۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہے کہ محمدؐ صالح نور صاحب کے تعلقات بدستور فتنہ انگیزوں سے چلے آرہے ہیں اور جب اشد ترین منافقوں میں سے ایک نے ایک موقعہ پر ان سے کہا کہ "تم کو تو بلا اجازت ربوہ جانا منع ہے تم کس طرح وہاں جا رہے ہو" تو انہوں نے اس کو جواب دیا "ایسے حکم بھاڑ میں پڑیں میرا خسر مر رہا ہے میں اس کو دیکھنے جا رہا ہوں"۔ ان کا یہ فقرہ بتا رہا ہے کہ ان کو جماعت سے کوئی تعلق نہیں صالح نور صاحب ربوہ میں اپنے والد محمدؐ یامین صاحب کے یہاں ٹھہرتے ہیں۔ اس طرح باپ بیٹا دونوں خلاف ورزی احکام سلسلہ کے مرتکب ہوئے۔

محمدؐ یامین صاحب کے داماد قریشی عبدالوحید صاحب کی بعض ایسی غیر مومنانہ حرکات پکڑی گئیں جن کے معلوم ہونے کے بعد ان سے دوستانہ اور رسم و رواج کے ماتحت تعلقات رکھنے ناجائز تھے۔ دفتر متعلقہ نے محمدؐ یامین صاحب کو بلوا کر قریشی عبدالوحید صاحب کی تحریریں پڑھوا دیں کہ وہ خود اپنے داماد کے خط پڑھ لیں۔ اس پر محمدؐ یامین صاحب نے اپنے۔ اپنی بیوی اور بیٹوں کی طرف سے اخبار میں یہ اعلان شائع کروا دیا تھا کہ آئندہ ہم ایسے داماد سے کوئی تعلق تمدنی یا معاشرتی نہیں رکھیں گے مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعلان بھی منافقانہ تھا۔ اس جلسہ پر محمدؐ صالح نور صاحب ربوہ میں دیکھے گئے۔ جب محمدؐ یامین صاحب سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ قریشی عبدالوحید صاحب کے بھٹہ کا روپیہ دینے آئے تھے جہاں وہ ملازم تھے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سال بھر وہ ایک ناپسندیدہ انسان کی ملازمت اور صحبت میں رہے اور جماعتی احکام کی خلاف ورزی کرتے رہے۔

ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ محمدؐ صالح نور صاحب کا تعلق جماعت سے نہیں ہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو احمدی کہیں تو اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ خدا تعالیٰ سے ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

چندہ "وقف جدید"

جیسا کہ احباب کو اخبار الفضل سے معلوم ہو چکا ہے کہ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نئی سکیم کے ماتحت زندگی وقف کرنے کی تحریک فرمائی ہے اور اسی ضمن میں چندہ کی بھی تحریک کی ہے۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کے لئے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں "امانت وقف جدید" کھلوا دی گئی ہے۔ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تحریک میں مبلغ چھ صد روپیہ عنایت فرمایا ہے۔ اسی طرح حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے مبلغ ۲۵/- روپے دیئے ہیں۔ اسی طرح سے مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم چوہدری عبداللہ خانصاحب (و بنت مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال) نے اپنے خاندان کے مندرجہ ذیل افراد میں سے ہر ایک کی طرف سے مبلغ چھ روپیہ سالانہ چندہ ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۱) مکرم چوہدری عبداللہ خانصاحب ۶/- روپے سالانہ
(۲) مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ ۶/- ״
(۳) محمد نصر اللہ خانصاحب ۶/- ״
(۴) حمید ״ ״ ۶/- ״
(۵) حمید نصر اللہ خانصاحب ۶/- ״
(۶) ادریس ״ ״ ۶/- ״
(۷) مکرم چوہدری فتح محمدؐ صاحب سیال ۶/- ״
(۸) ״ ״ صالح محمدؐ صاحب ۶/- ״
(۹) ״ ״ ناصر محمدؐ صاحب سیال ۶/- ״
(۱۰) ״ ״ منصور احمدؐ ״ ۶/- ״
(۱۱) ״ ״ مظفر احمدؐ ״ ۶/- ״
(۱۲) ״ ״ ظاہر احمد صاحب ۶/- ״

میزان ۷۲/- روپے سالانہ

اسی طرح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے ۱۲/- روپے سالانہ چندہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل افراد کی طرف سے وعدے ہوئے ہیں۔

(۱) مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب ۶/- سالانہ
(۲) مکرمہ بشریٰ ربانی صاحبہ بیگم مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب ۶/- سالانہ
(۳) مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور ربوہ ۶/- روپے نقد
(۴) خاکسار ابوالمنیر نورالحق ربوہ ۱۰/- روپے نقد
(۵) لطیف خالد صاحب کلرک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ۶/- سالانہ وعدہ

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جلدی سے جلدی وقف جدید کے چندہ میں رقوم بھجوائیں تاکہ پاکستان میں جگہ جگہ پر اصلاح و ارشاد کا مرکز قائم ہو سکے۔

ابوالمنیر نورالحق۔ ربوہ